بسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

## نقشِ آغاز

## توہینِ رسالت کے قانون میں ترمیم کا شوشہ کیوں؟

## افغانستان کے دوبارہ روس یا بھارت کی گود میں جانے کا اندیشہ۔

گذشتہ ہفتے وزیرِ قانون اقبال حیدر کے مبینہ بیان کہ توہینِ رسالت کے قانون میں ترمیم کی جائے گی اور آئندہ کسی بھی گستاخِ رسول کو سزا نہیں دی جاسکے گی کے ردِ عمل میں ملک بھر کے علماء اور عوام میں زبردست اضطراب پیدا ہوا اور پورے ملک میں مظاہرے ہوں ، ہنگاموں اور ہڑتالوں کا سلسلہ چل نکلا جو ابھی تک جاری ہے اور بغیر کسی منظم تحریک کے پورا ملک سراپا احتجاج اور حکمرانوں کی عقلوں کا ماتم کدہ بن گیا حکومت کے اربابِ بست وکشاد عقل و تدبر کے مفلس ہیں بلکہ اس کے اربابِ دانش کے تدبر کی داد دینی چاہیئے کہ مفت میں کانٹوں کا ہار اپنے گلے میں ڈال کر اسے پھندا بنا دیا ۔جب پانی سر سے گذر گیا تو اب وزیرِ قانون کی طرف سے تردید آئی بعض دیگر وزراء نے بھی لیپا پوتی کرنی چاہی صدر مملکت کو بھی ضرورت محسوس ہوئی ۔ بالآخر ان کا ارشاد بھی اخبارات کی شہ سرخی بنا کہ پاکستان میں گستاخِ رسول کی سزا کے لیے قانون میں ترمیم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ——— مگر سوال یہ ہے کہ حکومت کے ایک ذمہ دار رکن وزیرِ قانون کو ایسا بیان دینے کی جرأت کیوں ہوئی ؟ آخر اسے یہ بیان دینے کی ضرورت کیوں پیش آئی ؟ اگر یہ فیصلہ کابینہ اور اس کے ترجمان کا نہیں تھا تو حکومت کا فرض تھا کہ وہ بغیر کسی تاخیر کے وزیرِ موصوف کے بیان کا نوٹس لیتی اس قدر نازیبا اور خود حکومت کے لیے جان لیوا حرکت پر وزیرِ بے تدبیر سے بیک جنبشِ قلم وزارت کا قلمدان چھین لیا جاتا ، صدر مملکت آئین کے محافظ کی حیثیت سے خود اسے اپنی آئینی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے جرأت مندانہ اقدام کرتے اور اس قدر شرمناک بیان کے مرتکب کو عبرتناک سزا دی جاتی ۔

کابینہ کا فیصلہ ہو یا وزیرِ داخلہ کا بیان ، ہم سمجھتے ہیں کہ اس کے ڈورے کہاں جا ملتے ہیں مگر جب غیور مسلمانوں کے ہمہ گیر تعاقب نے اس فیصلے کو پنپنے نہ دیا اور چور پتھر مار کر سمجھ گیا کہ گھر کا مالک بیدار ہے تب کچھ وزیروں اور صدر مملکت کی جانب سے تردیدی بیانات جاری ہوئے ۔ حقیقت کیا ہے ؟ یہ خدا جانتا ہے یا

خلو نہاں راز۔ لیکن یہ بات بہر حال ثقہ اور متعلقہ حلقوں کی مصدقہ ہے کہ ارباب بست وکشاد اس فیصلے اور بیان سے اہل اسلام کی غیرت ایمانی اور عشق رسول کو ناپنا چاہتے تھے۔ اس قضیۂ نامرضیہ کا پس منظر، پیش منظر اور تہہ منظر اور محرکات کیا ہیں؟ ہم اس بحث میں فی الحال نہیں پڑتے۔ تاہم اس قسم کی حرکتوں کو ہم نے ہمیشہ فرنگی فتنہ سمجھا مگر ہمارے اپنے حکمران فرنگیوں سے بھی بڑھ کر خود اس آگ میں کود رہے ہیں ہمیں تو اس تصور سے بھی شرم آتی اور طبیعت لرز جاتی ہے کہ مغربی آقایانِ ولی نعمت، گستاخان رسول، قادیانی امت اور اعدائے اسلام کو اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل اور استعمار کی خدمت گذاری اور اپنے مشن کی وفاداری کے لیے بہترین سپاہی اور بدترین جاسوس اور اپنے آقا سے بھی زیادہ وفادار ترجمان حکومت پاکستان کی کابینہ سے ملے ناموس رسالت اور مسلمانوں کی وحدت کو تاراج کرنے کے لیے وزیر داخلہ کو بھی اسی مٹی سے اٹھایا گیا پاکستان کی تاریخ میں کابینہ کا یہ فیصلہ اور وزیر داخلہ کی ترجمانی اتنا شرمناک کارنامہ ہے کہ اس عظیم غداری کی مثال نہیں ملتی۔ رہبر، رہزن اور محافظ ڈاکو بن گئے ہیں ان کے خط وخال برہنہ ہیں اب ان کے دشنہ وخنجر ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سانحہ سامراجی کارندوں اور سیاسی شاطروں کی مہرہ بازیوں کا کرشمہ ہے اور اس میں پرایوں کے علاوہ خود نے بھی جو کھیل رہے ہیں حکمران ہوں یا موجودہ اپوزیشن اور اس سے قبل کے قائد ایوان ہوں مغربی آقایانِ ولی نعمت نے انہیں پروان چڑھایا اور اب یہ ان ہی کی وفاداری کا مکمل نمونہ ہیں اور ان سے اسلام اور دین نبوت کے خلاف ہر غداری کی توقع کی جاسکتی ہے یہ لوگ سیدھی بات جانتے ہی نہیں وہ اپنے مقاصد اپنی ذات اور اپنے آقایانِ ولی نعمت کے مفادات میں اتنے محصور ہیں کہ اس کے سوا کسی عقیدے کسی دین کسی خیال کسی تحریک کسی ناموس واحترام اور کسی مسلک ومذہب کے وفادار نہیں۔ ان کے سیاسی مقاصد جتنے بلند ہیں ان کا دینی اخلاص اتنا ہی پست ہے وہ ہمیشہ اپنے حلیفوں سے بھی طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لیتے ہیں کام نکالتے اور فرنٹ ہو جاتے ہیں۔ گستاخ رسول کی سزا کے قانون میں ترمیم آخر کون مسلمان برداشت کرسکتا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ اشارے سے بھی گستاخی کا مرتکب کافر مرتد واجب القتل اور جہنمی ہے شریعت میں اسے واصل جہنم کرنا اور کیفر کردار تک پہنچانا ضروری ہے ایسے شخص کا وجود امت مسلمہ کی بقا کے لیے خطرناک اور مضر ہے اسے جہنم رسید کرکے زمین کو اس کے ناپاک وجود سے نجات دلانا فرض ہے قانون میں ترمیم کرکے گستاخ سلمان رشدی کی طرح پاکستان میں بھی گستاخ رسول کو تحفظ دلانے والے عقل وتدبر سے کام لیں کہ آخر وہ اپنے آپ کو کن لوگوں کی صف میں لے جانا چاہتے ہیں انہیں اپنے دین وایمان کی تو خیر کوئی پرواہ ہی نہیں مگر دنیا میں ان کا اپنا انجام کیا ہوگا، تاریخ انہیں کس طرح یاد کرے گی، کاش! اتنا ہی سمجھ لیتے۔

---